جلد ۲۹ | ۴ ماہ اخاء ۱۳۲۰ ہش | ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۶۰ھ | ۴ اکتوبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۲۷

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۱ رمضان ۱۳۶۰ھ

احرار جماعت احمدیہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے؟

اس میں شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں کہ احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف جب شورش برپا کی۔ تو ان کی غرض و غایت محض یہ تھی۔ کہ عوام کو مذہب کے نام سے جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل کر کے آمدنی کی ایک نئی راہ نکالیں۔ چنانچہ ان ایام میں احرار نے جماعت احمدیہ کو ختم کر دینے کے کئی ایک جھوٹے دعوے پیش کر کے عام لوگوں سے ہزارہا روپے وصول کئے۔ یہ چاٹ احرار کو ایسی لگی ہے۔ کہ باوجود جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں نہایت خائب و خاسر ہونے کے جسے کہ عام مسلمانوں کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہنے کے اب پھر وہ چاہتے ہیں۔ کہ وہی طریق اختیار کریں۔ چنانچہ شعبۂ تبلیغ مجلس احرار نے حال میں فراہمی چندہ کے لئے جو اپیل کی ہے۔ اس میں لکھا ہے:-

"آج کل تبلیغ وہ ہے۔ کہ جس کے ذریعہ فرقۂ باطلہ کو کمزور کیا جائے۔ اور عوام الناس کو بتلایا جائے۔ کہ فلاں فرقہ جو ہے وہ اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں رکھتا۔ مسلمانوں میں قادیانی فرقہ سے زائد بد ترین فرقہ میرے خیال میں کوئی بھی نہیں ہے۔ اس طرف کسی جماعت نے توجہ نہیں دی اس کے خلاف اگر کام کیا۔ تو مجلس احرار کے شعبۂ تبلیغ نے کام کیا۔ اور ایسا کام کیا۔ کہ قادیانیوں کے فرعونی دماغوں کو درست کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ جو عوام الناس ان کو اچھا سمجھتے تھے۔ وہ بھی ان کی عیاریوں سے خبردار ہو گئے۔ اور بتا دیا۔ کہ جہاں کوئی غیر احمدی نہیں جا سکتا تھا۔ آج وہاں مجلس احرار کا باقاعدہ نظام قائم ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس شعبہ کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کریں۔ رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔ اس لئے زکوٰۃ وخیرات کا صحیح مصرف یہی ہے"!

(زمزم ۳ر اکتوبر)

عجیب بات ہے۔ جماعت احمدیہ کا ہر مخالف یہ دعوے رکھتا ہے۔ کہ سوائے اس کے اس جماعت کے خلاف اور کسی سے کچھ نہیں بن پڑا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کا بھی یہی دعوے ہے۔ اور احرار بھی یہی کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ سب فرقے انفرادی اور مجموعی طور پر انتہائی زور لگا چکے ہیں مگر چونکہ خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت جماعت احمدیہ کے شامل حال ہونے کی وجہ سے اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ اور ہر مخالف کو جماعت احمدیہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی نظر آتی ہے۔ اس لئے وہ یہ دعوے کرنے لگ جاتا ہے۔ کہ کسی اور نے اس جماعت کی طرف رخ ہی نہیں کیا میں یہ کر دوں گا۔ وہ کر دوں گا۔ مگر یہ صرف دعوے ہی دعوے ہوتا ہے جس کی غرض عوام سے مالی امداد حاصل کرنا ہوتی ہے۔ یہی حال احرار کا ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں کامیابی کا ادعا وہ اسی وقت کرتے ہیں۔ جب چندہ وصول کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کا وہ ذرہ بھر بھی کچھ بگاڑ نہیں سکے۔ بلکہ جانی اور مالی قربانیوں کا جوش پہلے سے زیادہ پیدا ہو گیا ہے۔

کیا احرار کا مقصد یہ نہ تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کی نہ صرف ترقی روک دیں۔ بلکہ اسے صفحۂ ہستی سے ہی مٹا دیں۔ لیکن کیا ناخنوں تک کا زور لگانے کے باوجود وہ اس میں کامیاب ہو سکے قطعاً نہیں۔ جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے روز بروز ترقی کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ اور ہزاروں افراد اس وقت سے لے کر اب تک نئے داخل ہو چکے ہیں۔ جب سے احرار نے مخالفت شروع کی ہے۔ ہندوستان کے کونے کونے میں احمدی مبلغین تبلیغ کرتے پھرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر سال یوم التبلیغ منایا جاتا ہے۔ جبکہ ہر چھوٹے بڑے احمدی کا فرض ہوتا ہے۔ کہ اپنے حلقہ میں تبلیغ کرے بیرونی ممالک میں احمدیہ مشن قائم ہیں پھر مرکز احمدیت خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے ترقی کر رہا ہے۔ اس کے مقابلہ میں احرار کو کیا حاصل ہوا۔ یہی کہ ایک وقت وہ آیا۔ جب احرار کو کھلے جمع میں اسے دکھانے کی جرأت نہ رہی تھے کہ ایک موقعہ پر امیر شریعت احرار نے گڑگڑا کر پبلک سے کہا۔ کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ جب ہم (احرار) پر پھول برسائے جاتے تھے۔ مگر اب فحش۔ اور گندی گالیاں دی جاتی ہیں:۔

پبلک کا یہ وہ فیصلہ ہے۔ جو احرار کے متعلق وہ دے چکی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کے ناکام رہنے کے بعد دے چکی ہے۔ اس کی موجودگی میں احرار کا یہ ادعا کہ وہ جماعت احمدیہ کو کسی رنگ میں نقصان پہونچانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ سراسر غلط نہیں۔ تو اور کیا ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ احرار جماعت احمدیہ کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے۔ بلکہ خود پراگندہ اور منتشر ہو گئے ہیں:۔

قادیان ۲ اخاء ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۵ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی ہنوز علیل ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

مسجد اقصیٰ میں جو درس قرآن مجید شروع ہے۔ اس کے سلسلہ میں آج مولوی ظہور حسین صاحب نے ابتدائی دس پاروں کا درس ختم کر دیا۔ کل سے قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری سورہ یونس سے درس شروع کریں گے۔

مسماۃ جنت بی بی زوجہ میاں عیسیٰ خان صاحب کشمیری سکنہ بھاگووال ضلع گورداسپور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ تھیں آج بعمر ۹۵ سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

تحریک جدید سال ہفتم کی آخری تاریخ کئی دوستوں نے ۳۰ ستمبر سمجھی ہوئی ہے یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ دراصل سال ہفتم کے وعدے پورے کرنے کی آخری میعاد ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء ہے۔ مگر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک ارشاد کی تعمیل میں یہ پُر زور تحریک کی جا رہی ہے۔ کہ ہر مجاہد کوشش کرے۔ کہ اس کا وعدہ ۲۱ اکتوبر تک پورا ہو جائے۔ کیونکہ یہ ۲۹ رمضان المبارک کا دن ہے۔ اس دن تک وعدہ پورا کرنے والوں کے نام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ ان احباب کے نام بھی دیئے جائیں گے۔ جو کارکن اپنی جماعت کا چندہ بہ حیثیت جماعت ۲۱ اکتوبر تک مرکز میں سو فی صدی داخل کریں گے۔ پس ہر مجاہد کوشش کرے۔ کہ اس کا وعدہ بجائے ۳۰ نومبر جو آخری میعاد ہے ۲۱ اکتوبر کو ہی پورا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

رمضان المبارک میں ایک ضروری تحریک

یہ علم النفس کا مسئلہ ہے کہ ایک نیکی دوسری نیکی کی محرک ہوتی ہے۔ اور ایک بدی دوسری بدی کی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کمزوریوں کو ترک کرنے کا یہ طریق بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ رمضان المبارک میں اپنی کسی کمزوری کو ترک کرنے کا عہد کیا جائے۔ یہ عہد خدا کے حضور کرنا ہے۔ اور کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں۔ گزشتہ سالوں میں نظارت ہذا اس بارہ میں تحریک کرتی رہی ہے۔ اور اب کے بھی احباب سے پُر زور تحریک کرتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ یہ عہد کریں۔ اور نظارت ہذا کو صرف اطلاع کر دیں۔ تا کہ ان کے ناموں کی فہرست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کی جائے۔ جماعت کے عہدہ داران کو چاہیئے۔ کہ اس تحریک کو خاص طور پر جاری فرمائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دینی اور دنیوی امور میں ہمت بلند رکھنی چاہیئے

"ہمت بلند رکھنی چاہیئے۔ انسان اگر دنیوی امور میں ہمت ہار دے تو دینی امور میں بھی ہار دیتا ہے۔ یہ عجیب چیز ہے کیونکہ وہ گواہی دیتی ہے۔ کہ قوےٰ ٹھیک ہیں جو لوگ کم ہمت ہیں ان میں پست خیالی پیدا ہو جاتی ہے۔ مسجدوں کے ملا ہوتے ہیں ان کو دیکھو۔ ایک بار ہمارے مرزا صاحب (مرحوم) کے پاس یہاں کا ایک ملا شکایت لایا کہ ہمارے جو گھر باہم تقسیم ہوئے ہیں تو مجھے چھوٹے قد کے آدمیوں کے گھر ملے ہیں اور ان کے مرنے سے بہت چھوٹا کفن ملا ہے۔ یہاں تک حالت ان لوگوں کی گر جاتی ہے کہ ایک ملا نے نماز جنازہ غلط پڑھائی جب کہا گیا تو جواب دیا کہ اس کی مشق نہیں رہی۔ غرض دنیا کے معاملہ میں ہمت نہ کی تو دین میں بھی پست ہمتی پیدا ہو جاتی ہے میرے نزدیک جو لوگ پیشہ کے طور پر نماز پڑھاتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز درست نہیں وہ اپنی جمعرات کی روٹیوں یا تنخواہ کے خیال سے نماز پڑھاتے ہیں۔ اگر نہ ملے تو چھوڑ دیں معاش اگر نیک نیتی کے ساتھ حاصل کی جائے تو عبادت ہی ہے۔ جب آدمی کسی کام کے ساتھ موافقت کرے۔ اور پکا راہ اختیار کرے تو تکلیف نہیں ہوتی۔ وہ سہل ہو جاتا ہے۔"

(البدر ۹ جنوری ۱۹۰۳ء)

درس تفسیر کبیر

جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ۱۹ ماہ تبوک کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا "رمضان کا تعلق صرف روزوں سے ہی نہیں بلکہ قرآن کریم کی تلاوت اور اس پر غور و خوض اور اس کے معانی پر تدبر کرنا بھی روزوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے ضروری امور میں سے ہے"۔ اس مقصد کے حصول کے لئے مرکز میں تو ذاتی کوششوں کے علاوہ ہر سال ماہ رمضان میں سارے قرآن کا درس دیا جاتا ہے۔ امسال بھی بفضلہ تعالیٰ جاری ہے اور احباب قادیان بہت بڑی تعداد میں شامل ہو کر مستفید ہو رہے ہیں۔ بعض بیرونی جماعتیں بھی عموماً ہر سال ماہ رمضان میں درس قرآن کا التزام کرتی ہیں۔ اور اپنے ہادی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرائیل علیہ السلام کی سنت کے مطابق سارے قرآن کریم کا اس مہینہ میں دور کرتی ہیں۔ مگر گزشتہ سالوں میں بعض جماعتیں کسی عالم سلسلہ کے ان کے ہاں موجود نہ ہونے کے باعث انتظام سے قاصر تھیں۔ اس دفعہ اس کی مشکل کا حل ایک حد تک "تفسیر کبیر" کی صورت میں مہیا ہے۔ اس سے کلام پاک کے ایک حصہ کے مطالب و معارف کو وہ ذہن نشین کر سکتی ہیں۔

پس اس مختصر اعلان کے ذریعہ میں تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اگر اب تک ان کے ہاں سارے قرآن کریم کے درس کا کوئی اچھا انتظام نہیں ہو سکا۔ تو وہ ان مبارک ایام کو اپنی غفلت سے رائیگاں نہ جانے دیں۔ بلکہ "تفسیر کبیر" کے درس کا انتظام کریں۔ روزے تو ہر چھوٹا بڑا نہیں رکھ سکتا۔ مگر اس درس میں ہر ایک شامل ہو کر اپنے ظرف اور اپنی استطاعت کے مطابق مستفید ہو سکتا ہے۔ جو دوست ایک آدھ بار تفسیر کبیر پڑھ چکے ہیں۔ وہ بھی اپنے آپ کو اس کے درس سے بے نیاز نہ سمجھیں۔ "کیونکہ خالی ایک دفعہ پڑھ لینے سے کوئی چیز یاد نہیں رہتی۔ بلکہ بار بار پڑھنے سے یاد ہوتی ہے"۔ اور کتاب کا صحیح استعمال یہی ہوتا ہے کہ اسے بار بار پڑھا جائے۔ اور اس کے مطالب کو یاد رکھا جائے"۔

(خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل ۲۶ تبوک ۱۳۲۰ ہش)

خاکسار مشتاق احمد مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

قرآن مجید کی حکیمانہ ترتیب

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔

۲

دُوسرا دَور زندگی

دوسرا دَور حضور علیہ السلام کی زندگی میں دعوئی نبوت سے ہجرت تک کا ہے۔ یعنی تیرہ سال کا عرصہ اس دَور کے متعلق فرمایا

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى

یعنی خدا نے تجھے راستہ کا متلاشی پایا۔ پس تجھے ایک درست راستہ دکھلایا۔ سبحان اللہ کیا صداقت بھرا کلام ہے۔ اور کیسا راستی سے بھرپور قول ہے۔ تو اریخ سے ثابت ہے کہ جب حضور علیہ السلام کی عمر چالیس سال کے قریب پہونچی۔ تو حضور کو لوگوں کے اختلاط اور ملنے جلنے سے اضطراب ہونے لگا۔ اور قوم کی بگڑی ہوئی حالت کو دیکھ کر حضور کو گھبراہٹ شروع ہوئی۔ بخاری میں لکھا ہے

حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ

یعنی حضور خلوت پسند ہو گئے۔ لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا

بُرائی کا دور دورہ

حضور جدھر دیکھتے بدی کا بازار گرم نظر آتا۔ جوئے اور شراب کی کثرت زناء۔ اور قتل وغارت پر فخر لڑکیوں کو زندہ گاڑنا۔ یتیموں پر ظلم بیواؤں پر زبردستی غرض ہر طرف بُرائی ہی بُرائی نظر آتی۔ تو حضور راہِ حق اور کسی درست راستہ کے متلاشی ہوئے۔ اہل کتاب بگڑ چکے تھے اور مکہ والے کوئی ضابطہ یا قانون اور شریعت نہ رکھتے تھے۔ غرض

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

کے مطابق کہیں نیکی اور صلاحیت امن اور آسائش صلح اور آشتی کا وجود نہ ملتا تھا۔ عقائد ایسے تھے۔ تو نہایت گندے کہ خدائے واحد کے گھر میں تین سو ساٹھ بُت پوجا جاتا تھا۔ یعنی قریبًا سال کے ہر دن کے لئے الگ الگ بُت تھا۔ اعمال ایسے کہ جن سے جنگل کے درندے بھی پناہ مانگیں۔ اخلاق ایسے کہ انہیں دیکھ دیکھ کر شیطان بھی شرمندہ ہو۔

خلوت پسندی

جب یہ حالت حضور سے برداشت نہ ہو سکی تو حضور بن دیکھے خدا اور حواسِ خمسہ سے نہ محسوس ہونے والے وراء الوراء وجود سے راہِ حق طلب کرنے لگے۔ لوگوں کی ملاقات سے نفرت ہو گئی۔ آبادی میں رہنا چھوڑ دیا۔ حضرت خدیجہؓ کھجوروں کی ایک تھیلی۔ اور پانی کا ایک مشکیزہ حضور کے ہمراہ کر دیتیں۔ اور حضور مکہ سے تین میل غارِ حرا کی تاریکیوں میں اپنے مولا سے آہ وزاری کرنے لگے۔ جب ذخیرہ ختم ہو جاتا۔ پھر گھر واپس آتے۔ اور تازہ توشہ یعنی قوت لایموت لے کر پھر اسی غار کی تاریکیوں میں مصروف گریہ وبکا ہو جاتے۔

نزولِ رُوحِ امین

معلوم نہیں۔ کتنے دن کتنے مہینے حضور دنیا سے الگ ہو کر اپنے مولا کی درگاہ میں چیخ وپکار کرتے رہے۔ کہ اچانک ایک دن خدا کا بھیجا ہوا فرشتہ نہ صرف فرشتہ بلکہ تمام فرشتوں کا سردار ہاں وہی رُوحِ امین ہاں وُہی ناموسِ اکبر جو شریعت اور وحی کی امانت پہنچانے کے لئے آدم سے حضور تک تمام انبیاء کی طرف بھیجا گیا انسانی شکل میں حضورؐ کے پاس پہونچا۔ اور حضور کو اپنے سینہ سے لگا کر بھینچ بھینچ کر روحانیت کے تمام انوار حضور کے سینہ میں داخل کر کے صاف لفظوں میں خدا کا پاک کلام پہنچا کر حضور کو خدا کی طرف سے خلعت نبوت ورسالت پہنایا۔

رشد وہدایت کا دَور

اس کے بعد احکام پر احکام شریعتوں پر شریعتیں۔ قوانین پر قوانین ضابطوں پر ضابطے نازل ہونے شروع ہوئے۔ توحید کا ثبوت بُت پرستی کی تردید معبودانِ باطلہ کا ابطال۔ اخلاق کی اصلاح۔ اعمال کی درستی عقائد کی عمدگی کا دَور چل پڑا۔ اور سچ مچ یہ الفاظ صادق آنے لگے۔ کہ:۔

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى

یعنی تجھے راہِ حق کا متلاشی پا کر تجھے راہِ حق دکھا دی۔ بلکہ تجھے اس پر چلا دیا۔ دیکھو۔ کیسی عجیب بات ہے۔ کہ یا تو حضور اپنی قوم کی برائیاں دیکھ کر حیران تھے۔ کہ ان بدیوں کو کس طرح دُور کیا جائے۔ اور موجُودہ بُرے عقائد بُرے اعمال اور بُرے اخلاق کی جگہ کونسے عقائد کونسے اعمال۔ اور کونسے اخلاق اختیار کئے جائیں۔ مگر باوجود شدید حیرانی کے حضور کوئی راہ نہ پاتے تھے۔ اور یا یہ حالت ہے۔ کہ قرآن مجید جیسی وحی متلوّ اور حدیث جیسی وحی غیر متلوّ اترنی شروع ہوئی۔ ہر روز کوئی نہ کوئی ہدایت نازل ہوتی۔ اور ہر رات کوئی نہ کوئی حکم اُترتا۔ اور ۲۳ - برس تک یہ سلسلہ جاری رہا کہ حضور کو ایسی سیدھی راہ دکھائی گئی کہ اس سے بڑھ کر کوئی راہ سیدھی نہیں اور حضور کو ایسے راستہ پر چلایا گیا۔ کہ اس سے بڑھ کر نہ دُنیا میں پہلے کوئی راستہ سیدھا تھا۔ اور نہ بعد میں ایسا سیدھا راستہ کوئی ہوگا۔ پس دُوسرے دَور کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ:۔

وَوَجَدَكَ ضَالًّا

یعنی حضور نے خدا سے ایک قانون ایک ضابطہ۔ ایک شریعت اور ایک راہ طلب کی جس پر

فَهَدٰى

یعنی خدا نے کامل ترین۔ افضل ترین۔ درست ترین ضابطہ اور قانون اور شریعت اور راہ حضور کو عطا فرمائی۔ کہ اُس سے بڑھ کر نہ دُنیا میں کسی کو عطا ہُوئی۔ اور نہ قیامت تک عطا ہوگی۔ اس دَور کا ذکر قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے ایک اور جگہ بھی کرتا ہُوا فرماتا ہے

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا

یعنی ایک وُہ زمانہ تھا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے جان تھے۔ نہ زندگی تھی۔ نہ زندگی کا نور۔ نہ روحانیت کا کبھی علم تھا۔ اور نہ اُس کوچہ میں گذر۔ کہ اچانک ہم نے اس شخص کو زندہ کیا۔ اور نہ صرف زندہ کیا۔ بلکہ ساری دُنیا کو زندہ کرنے کے لئے اس کے ہاتھ میں ایک روشن کتاب دی۔ کہ جسے لے کر یہ ساری دُنیا کے اندھیروں کو دُور کرنے لگا۔ لوگو! بتاؤ۔ کہ کیا یہ شخص دُنیا کے لئے بہتر ہے۔ یا تمہارے بُت جو بے جان بے نور۔ اور سراسر بے فیض ہیں۔

تیسرا دَور

اس کے بعد حضور کی زندگی کا تیسرا دَور شروع ہوتا ہے۔ یعنی ہجرت سے وفات تک اس دَور میں گو قرآن نازل ہو رہا ہے راہِ حق بھی مل چکی ہے سیدھے راستہ پر بھی آپ چل رہے۔ اور لوگوں کو چلا رہے ہیں۔ مگر کفار کا غلبہ ہے۔ اور حضور کے وسائل محدود ہیں۔ روپیہ نہیں سامان نہیں۔ کہ کفار سے جہاد کر سکیں۔ اسلام کو اُن کے حملوں سے بچا سکیں۔ قوم کے فقراء کی مدد کر سکیں۔ یتیموں اور بیواؤں کی دستگیری کر سکیں۔ صدقات کے ذریعہ قوم کے پسماندہ افراد کی حالت درست کر سکیں۔ غرض شریعت تو ہے مگر اس کو عملی شکل دینے کے لئے سامان نہیں۔ خلاصہ یہ کہ نہ مسلمانوں کی مدد۔ نہ کفار کا دفعیہ لیکن خدا تعالیٰ نے اس دَور میں بھی حضور کی امداد فرمائی۔ اور غنیمتوں پر غنیمتیں تحفوں پر تحفے۔ زکاۃ پر زکاۃ جزیہ پر جزیہ آیا اور اس کثرت سے آیا۔ کہ حضور کو جو حصہ ملا۔ اس سے حضور غریب سے امیر بلکہ امیر الامراء بن گئے۔ جیسا کہ فرمایا

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى

یعنی ہم نے تجھے غریب یعنی ایسا شخص پایا جو اپنے مقاصد پورے نہ کر سکے۔ اپنا مشن نہ چلا سکے۔ اپنا کاروبار جاری نہ رکھ سکے۔ اور اپنے اغراض کو عملی جامہ نہ پہنا سکے۔ لیکن یہ حالت جاتی رہی۔ اور تو غریب سے امیر ہو گیا۔ اور تیرے پاس اور دوسرے مسلمانوں کے پاس اتنا مال آیا۔ کہ قرآن کے احکام عملی جامہ پہننے لگے۔ یتیموں کی پرورش ہونے لگی جہاد کا سامان جمع ہو گیا بیواؤں کو گزارہ ملنے لگ گیا۔ قربانیاں ذبح ہونے لگیں۔ اور مؤلفۃ القلوب کی وُہ مدد ہُوئی۔ کہ ایک قریشی سردار کہنے لگا۔ کہ:۔ مُحَمَّد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اس شخص کی طرح خرچ کرتا ہے۔ کہ جس کا خزانہ کبھی ختم ہی نہ ہونے والا ہو۔

حدیثوں میں لکھا ہے کہ حضور نے فتح مکہ کے بعد مکہ کے بڑے بڑے سرداروں کو ایک ایک وادی بھر کر بکریاں اور اونٹ دیئے۔ مسجد نبوی میں درہموں کے ڈھیر لگ جاتے۔ اور غریبوں میں تقسیم کئے جاتے۔ کپڑے اور غلہ کھجوریں اور منقش نقدی اور چاندی زمینیں اور جائدادیں لگاتار اور کثرت سے حاصل ہوئیں۔ اور اسی سرعت سے مستحقین میں تقسیم ہوئیں۔ صرف ایک غزوہ خیبر ہی میں گاؤں کے گاؤں علاقے کے علاقے مسلمانوں کو ہاتھ لگے۔ اس ایک جنگ میں کھجوروں کے چالیس ہزار درخت تقسیم کئے گئے۔ خود حضور علیہ السلام کے حصہ میں فدک نام گاؤں سالم اور دوسری متفرق زمینیں آئیں اور حضور نے دل کھول کر صدقہ دیا۔ اور خیرات کی۔ حجۃ الوداع میں حضورؐ نے اپنے ذاتی مال سے پورے ایک سو اونٹ کی قربانی کی۔ غرض یہ تیسرا دور فتوحات۔ صدقات۔ قربانیوں صلہ رحمیوں۔ یتامے کی پرورش۔ بیواؤں کی پرداخت اور اسلام کے احکام کو عملی جامہ پہنانے کا تھا۔ پس بالکل ٹھیک ہے۔ اور پوری طرح درست ہے۔ وہ نقشہ جو ہمارے خدا نے کھینچا ہے۔

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ

یعنی حضور کی زندگی کا تیسرا دور فتوحات کا دور تھا۔

تین نصیحتیں

ان تین واقعات کے بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اے نبی تیری زندگی کے تینوں واقعات کے ساتھ تیرے لئے اور تیری امت کے لئے تین نصیحتیں بھی وابستہ ہیں اور وہ یہ ہیں۔

یتیمی کی تلافی کر

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ

یعنی تیری زندگی کے پہلے دور میں ہم نے تیری یتیمی دور کر کے تجھے بہتر سے بہتر سرپرست دیئے۔ اس لئے جب تیری یتیمی کی تلافی خدا نے کی تو تیرا بھی فرض ہے کہ تو اس کے شکریہ میں دنیا کے یتیموں کی یتیمی کی تلافی کرے۔ پس اے نبی اور اس کی امت کے لوگو تمہاری سوسائٹی میں کوئی یتیم زمانے کے حوادث یا لوگوں کے ہاتھوں سے قہری سلوک نہ اٹھانے پائے۔ بلکہ اے نبی اور اے مسلمانو تم کمر ہمت باندھ کر اس کوشش میں لگ جاؤ۔ کہ کوئی یتیم بے کس نہ رہے۔ کوئی یتیم بغیر گارڈین کے نہ رہے۔ کوئی یتیم کسی قسم کے قہر کا نشانہ نہ بن سکے۔ نہ انسانی ہاتھ سے نہ زمانے کے ہاتھ سے۔

سائل کے سوال کو پورا کر

پھر فرمایا

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ

یعنی اے نبی تیری زندگی پر دوسرا دور یہ آیا تھا۔ کہ تو ہم سے راہ حق مانگتا تھا۔ اور تیرے مانگنے پر ہم نے تجھے راہ حق دکھائی تھی۔ اس لئے شکریہ کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اب تیری یا کسی مسلمان کی درگاہ سے کوئی سائل مایوس ہو کر نہ جائے۔ جس طرح تیری جبکہ تو راہ حق کا سائل تھا۔ ہم نے دستگیری کی تھی اور تیرا سوال پورا کر دیا تھا۔ اور تجھے اپنی درگاہ سے دھتکارا نہ تھا۔ اسی طرح اے نبی تیرا بھی فرض ہے کہ کوئی سوالی خواہ مال کا سوالی ہو خواہ تحقیق حق کا کبھی بھی تیرے پاس سے مایوس نہ جائے۔ اور اسے دھتکارا نہ جائے۔ بلکہ جس طرح تیرا سوال ہم نے پورا کیا تھا تو تمام دنیا کے سائلوں کے سوال پورے کر۔

غریب تھا خدا نے امیر بنایا

پھر فرمایا۔

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

یعنی تیری زندگی پر تیسرا دور یہ آیا تھا کہ تو بے سامان تھا۔ ہم نے تجھے باسر و سامان کر دیا۔ تو غریب تھا ہم نے تجھے مالدار کر دیا۔ اس کے شکریہ میں تجھے چاہیئے کہ دنیا کے اور امیروں کی طرح نہ بن جانا کہ جو پہلے غریب ہو کر جب امیر بنتے ہیں۔ تو پچھلی حالتوں کو لوگوں سے چھپاتے ہیں۔ اور خدا کے احسانات کا ذکر تک نہیں کرتے۔ اور لوگوں کے سامنے زبان پر بھی نہیں لاتے۔ کہ دیکھو ہم بالکل مفلوک تھے مگر خدا نے ہمیں امیر کر دیا۔ بلکہ تجھے چاہیئے کہ تو علی الاعلان لوگوں میں ذکر کرے کہ میں غریب تھا خدا نے مجھے امیر بنا دیا۔ میں بے سر و سامان تھا خدا نے مجھے سامان دیا۔ میں بے اسباب تھا خدا نے مجھے ہر قسم کے اسباب سے مالا مال کیا۔ حدیثوں میں لکھا ہے کہ مکہ کی فتح کے دوسرے دن جبکہ حضور ہزاروں جانثاروں کے مجمع میں مکہ والوں کی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے دربار میں بیٹھے تھے۔ ایک شخص کانپتا ہوا حضور کی مجلس میں پہونچا۔ حضور نے فرمایا مجھ سے کیوں خوف کھاتا ہے میں تو ایک ایسی بیوہ عورت کا بیٹا ہوں جو غربت کی وجہ سے کئی دن کا خشک کردہ باسی گوشت کھا لیا کرتی۔ سبحان اللہ کیسے عجیب طریقے سے حضورؐ نے اس چھوٹے سے جملہ میں خدا کے لاکھوں کروڑوں احسانات کا اظہار کیا۔ اسی طرح بہت سے امیر اپنے اموال اور اپنے روپیہ کو چھپاتے ہیں۔ تاکہ غریب رشتہ داروں یا مسکینوں اور محتاجوں یا اور رفاہ عام کے کام کرنے والی سوسائٹیوں کی طرف سے امداد کا مطالبہ نہ ہو۔ مگر حضور کو خدائے تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اے نبی تو خدا تعالےٰ کے انعامات اور اس کے عطا کردہ اموال کو لوگوں سے چھپا نہیں بلکہ اپنے تمول کا ڈھنڈورا پیٹ تاکہ بھوکے آئیں اور تیرے دسترخوان سے کھائیں۔ یتیم آئیں۔ اور تو ان کی امداد کرے۔ بیوائیں آئیں۔ اور وہ اپنی مشکلات تجھ سے حل کرائیں۔ ہر قسم کے محتاج حاضر ہوں۔ اور تو ان کی احتیاج دور کرے۔ قبیلوں کے وفد آئیں۔ اور تو انہیں مالا مال کر دے۔ مجھے اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک عربی شعر یاد آیا۔ جس میں حضور نے اپنی غربت کے بعد اپنی امارت کا ذکر فرمایا ہے۔ اور اپنی پہلی بے کسی کو بالکل نہیں چھپایا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ؎

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ كَانَ أُكْلِي

ایک زمانہ تھا کہ میں دوسروں کے دسترخوان کے ٹکڑے کھایا کرتا تھا۔

وَصِرْتُ الْيَوْمَ مِطْعَامَ الْأَهَالِي

لیکن آج یہ حالت ہے کہ میرے دسترخوان پر خاندانوں کے خاندان کھاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امر سے ذرا بھی نہیں گھبرائے۔ کہ لوگ یہ معلوم کر لیں گے۔ کہ ایک زمانہ میں حضور باوجود رئیس اعظم اور صاحب جائداد ہونے کے اپنی جائداد سے بے سروکار ہو کر اور خدا کی راہ میں تارک دنیا اور درویش بن کر اپنے بھائی اور بھاوج کے سلوک پر انحصار رکھتے تھے۔ بھاوج نے سالن بھیج دیا تو وہ کھا لیا۔ دال بھیج دی تو وہ کھا لی۔ کسی کے ساتھ روٹیاں بھیج دیں تو وہی قبول فرما لیں۔ صرف روٹیاں بھیج دیں تو انہیں ہی شکریہ کے ساتھ آسمانی مائدہ سمجھ لیا۔ سبحان اللہ اللہ کے نبی اور ولی اس کے احسانات کی کس قدر منادی کرتے ہیں۔

خلاصہ

پس ان آیات میں حضور علیہ السلام کی زندگی کے تین دور جو زمانے کے لحاظ سے ترتیب وار تھے۔ اسی ترتیب زمانی سے بیان کئے گئے ہیں۔ اور پھر تین نصیحتیں اسی ترتیب سے بیان کی گئی ہیں۔ جس ترتیب سے وہ واقعات ظہور پذیر ہوئے تھے۔ اور یہ حکیمانہ اور نہایت دلچسپ ترتیب یقیناً قرآن مجید کو الہامی کتاب اور خدا کا کلام ثابت کرتی ہے۔ ورنہ ایک انسانی دماغ اور وہ بھی ایک امی کا بغیر الہام الٰہی کے کبھی بھی ایسی ترتیب پیش نہیں کر سکتا۔ اب میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ کی ضرورت

نظارت ہذا میں ایک مبلغ کی آسامی خالی ہوئی ہے۔ جس میں جامعہ احمدیہ قادیان کی مبلغین کلاس پاس شدہ امیدوار مقرر کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ و تصدیق مقامی پریذیڈنٹ نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ اگر کوئی سابقہ تجربہ ہو تو اس کا بھی ذکر کیا جائے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں!

گذشتہ سے پیوستہ

ذیل میں ان احباب کے اسماء کی فہرست درج ہے۔ جن کا چندہ "الفضل" ۲۰ر اکتوبر ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ تمام احباب اچھی طرح نوٹ فرمالیں۔ کہ اگر ان کی طرف سے ۱۰ر اکتوبر ۱۹۴۱ء تک چندہ وصول نہ ہوا یا ادائیگی کے متعلق اطلاع نہ پہنچی۔ تو ان کے نام ۱۱ر اکتوبر ۱۹۴۱ء کو وی۔پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ ہم دوستوں کی خدمت میں بصد منت وسماجت عرض کر چکے ہیں۔ کہ اگر وی۔پی وصول نہ کرنا ہو۔ تو دفتر کو قبل از وقت اطلاع دیدی جائے۔ تا دفتر وی۔پی کے خرچ سے بچ جائے۔ لیکن افسوس بعض احباب پر ہماری التجاؤں کا کوئی اثر نہیں۔ وہ نہ خط لکھیں گے۔ نہ بروقت ادائیگی کریں گے۔ اور جب وی۔پی جائیگا۔ تو اسے بھی وصول نہ کریں گے۔ لیکن اگر اس کے نتیجہ میں پرچہ روک دیا جائے۔ تو پھر گلہ وشکوہ کا باب کھول دیں گے۔ موجودہ حالت میں یہ باتیں قطعاً ناقابل برداشت ہیں۔ کیا ایسے احباب خدارا اس طریق کو ترک نہ فرمائینگے۔ "منیجر"

۱۵۷۱۸ - آنریری سکرٹری
۱۵۷۱۹ - خانصاحب ضیاء الحق صاحب
۱۵۷۲۶ - معین الدین صاحب
۱۵۷۳۴ - عطا محمد صاحب
۱۵۷۴۴ - عبدالحمید صاحب
۱۵۷۴۸ - منظور احمد صاحب
۱۵۷۴۹ - رشید احمد صاحب
۱۵۷۵۳ - بی۔ایم بشیر احمد صاحب
۱۵۷۶۰ - عبدالحمید صاحب
۱۵۷۶۱ - صوفی رحیم بخش صاحب
۱۵۷۶۹ - بی۔احمد شریف صاحب
۱۵۷۷۶ - بجانہ بابو محمد ابراہیم صاحب

۱۵۱۷۸ - شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۱۹۱ - ملک نصیر احمد صاحب
۱۵۱۹۳ - میر ضیاء اللہ صاحب
۱۵۱۹۷ - مرزا محمد شریف صاحب
۱۵۱۹۸ - چوہدری عبدالمالک صاحب
۱۵۲۰۶ - شیخ عبدالغنی صاحب
۱۵۲۱۲ - چوہدری غلام محمد صاحب
۱۵۲۳۰ - سید رسول شاہ صاحب
۱۵۲۳۳ - بابو عبدالغفور صاحب
۱۵۲۳۹ - پیر محمد اکبر صاحب
۱۵۲۵۰ - سلطان علی صاحب
۱۵۲۵۱ - حکیم محمد عبدالجلیل صاحب
۱۵۲۵۵ - محمد منظور احمد خانصاحب
۱۵۲۵۶ - احسان اللہ صاحب
۱۵۲۹۳ - عطاء اللہ صاحب
۱۵۲۹۷ - اہلیہ صاحبہ احمد صاحب
۱۵۳۲۰ - اکبر محمود صاحب
۱۵۳۲۲ - مراد بخش صاحب
۱۵۳۳۱ - س ص ح ع
۱۵۳۳۲ - قاضی محمد شفیع صاحب
۱۵۳۷۷ - شیخ محمد احمد صاحب
۱۵۳۹۶ - عبدالرحیم خانصاحب
۱۵۴۱۰ - چوہدری محمد نواز صاحب
۱۵۴۱۶ - منیر احمد صاحب
۱۵۴۲۴ - محمد حسین صاحب

۱۵۴۳۱ - سلطان احمد صاحب
۱۵۴۳۶ - الٰہی بخش صاحب
۱۵۴۶۳ - حیدر علی صاحب
۱۵۴۶۵ - مولوی عبدالحق و غلام رسول صاحبان
۱۵۴۹۸ - سید محمد محسن صاحب
۱۵۴۹۹ - محمد سعید کلیم صاحب
۱۵۵۰۰ - بابو محمد نصیب صاحب
۱۵۵۰۱ - انور احمد صاحب
۱۵۵۰۲ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۵۵۰۹ - عبدالرحیم احمد صاحب
۱۵۵۱۱ - کیپٹن اے۔ایچ ملک صاحب
۱۵۵۱۴ - محمد مسعود احمد صاحب
۱۵۵۲۳ - عزیز حسین صاحب
۱۵۵۲۷ - سکرٹری تبلیغ
۱۵۵۳۹ - چوہدری عبدالرحیم صاحب
۱۵۵۴۳ - محمد جعفر خان صاحب
۱۵۵۵۲ - پیر بشیر احمد صاحب
۱۵۵۵۶ - شیخ طاہر الدین صاحب
۱۵۵۶۵ - بابو فقیر اللہ صاحب
۱۵۵۶۷ - میاں محمد شریف صاحب
۱۵۵۷۰ - مرزا محمد عظیم صاحب
۱۵۵۷۳ - چوہدری فضل احمد صاحب
۱۵۵۹۰ - عبدالرحمن صاحب
۱۵۵۹۹ - قریشی محمد اقبال صاحب

۱۵۶۱۰ - چوہدری ریاض الدین صاحب
۱۵۶۱۲ - بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۵۶۱۵ - عبدالسلام صاحب
۱۵۶۲۰ - ملک محمد خانصاحب
۱۵۶۳۵ - محمد شفیع صاحب
۱۵۶۴۶ - محمد عبداللہ صاحب
۱۴۸۲۷ - چوہدری پیر احمد صاحب
۱۴۸۳۱ - شیخ خادم حسین صاحب
۱۵۶۵۷ - ظہیر احمد صاحب
۱۵۶۵۹ - محمد اقبال صاحب
۱۵۶۶۳ - شیخ ضیاء الحق صاحب
۱۵۶۷۲ - چوہدری نظیر احمد صاحب
۱۵۶۷۷ - ایم۔اے۔حیات صاحب
۱۵۶۸۱ - محمد یوسف صاحب
۱۵۶۸۲ - ایس۔جی مصطفیٰ صاحب
۱۵۶۸۳ - چوہدری باغ الدین صاحب
۱۵۶۸۷ - غلام جیلانی خانصاحب
۱۵۶۸۹ - محمد یوسف صاحب
۱۵۶۹۲ - سید ناصر احمد صاحب
۱۵۶۹۵ - نظام الدین صاحب
۱۵۶۹۶ - پال برادرس
۱۵۷۰۱ - مولوی منظور احمد صاحب
۱۵۷۰۲ - منشی محمد سلیم صاحب
۱۵۷۰۶ - محمد عبداللہ صاحب
۱۵۷۰۸ - ملک فضل احمد صاحب

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکیرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۸۹۰:- منکہ زینب بی بی زوجہ فضل حسین قوم جٹ ڈراہچ عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن سدوکی ڈاکخانہ جھبو الوالی تحصیل وضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر ۱۳۲ روپے ہے۔ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں اپنی زندگی میں ادا کردوں گی۔ اگر میں زندگی میں ادا نہ کرسکی۔ تو میرے وارث ذمہ وار ہونگے اور میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:- زینب بی بی زوجہ فضل حسین سدوکی گواہ شد:- فضل حسین احمدی خاوند موصیہ گواہ شد اکبر علی کاتب۔ گواہ شد:- غلام محمد ولد اللہ دتا۔

نمبر ۵۹۵۸:- منکہ فیروزہ بیگم زوجہ منشی احمد دین خان برق قوم یوسف زئی پٹھان۔ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء وسکنہ پونچھ سٹیٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ ہاں میرا حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے وہ مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ لہٰذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اقرار کرتی ہوں۔ کہ اس حصہ کی رقم اپنی زندگی میں ہی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرا دونگی۔ نیز اقرار کرتی ہوں۔ کہ اگر بعد وفات میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:- فیروزہ بیگم (نشان انگوٹھا) گواہ شد:- منشی احمد دین خان برق خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- ڈاکٹر ... محمود سیکرٹری جماعت احمدیہ پونچھ

بورنیو اور سنگاپور کے طلباء طبیہ عجائب گھر قادیان میں:- اے۔ایچ۔یوسف آف بورنیو۔ عبدالحمید صاحب آف سنگاپور اور الیس یحییٰ پونٹے صاحب ۷ر ستمبر کو طبیہ عجائب گھر میں تشریف لائے اور مختلف نوادر دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے۔ انہوں نے انگریزی میں اپنی رائے کا اظہار کیا جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔ "ہم نے حکیم عبدالعزیز صاحب کا طبیہ عجائب گھر دیکھا۔ اور ہمیں یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی۔ کہ حکیم صاحب نے مختلف نوادر۔ قیمتی پتھر اور پرانے سکے وغیرہ جمع کرنے میں کسقدر محنت صرف کی ہے۔ ہم قادیان تشریف لانے والے ہر دوست سے سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ طبیہ عجائب گھر کو ملاحظہ کرکے اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن یکم اکتوبر۔ لینن گراڈ کے محاذ پر روسی فوجیں جرمن پوزیشنوں پر زبردست حملے کر رہی ہیں۔ اور اس وجہ سے جرمن کہیں پاؤں نہیں جما سکے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ شہر پر شدید بمباری کر کے بہت سی فیکٹریوں کو آگ لگا دی گئی۔ روسیوں کا دعویٰ ہے کہ کیف کے علاقہ میں انہوں نے جرمن پیادہ فوج کا ایک پورا ڈویژن تباہ کر دیا ہے۔ فن افواج نے کریلیا کے صدر مقام پیٹرو دسک پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسیوں نے خود اعلان کیا ہے۔ کہ انہوں نے پولٹاوا خالی کر دیا ہے۔ جو خارکوف سے اسی میل جنوب مغرب میں ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ جرمن فوجیں کریمیا کی خاکنائے پیری کوف سے صرف ۷ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ برطانیہ کے فوجی حلقوں کی اطلاع ہے۔ کہ اس خاکنائے پر جرمنوں کا خوفناک ہوائی حملہ چھ روز سے جاری ہے کہا جاتا ہے۔ کہ اسوقت تک اڈیسہ میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار جرمن و رومانوی سپاہی ہلاک ہو چکے ہیں۔

شملہ یکم اکتوبر۔ پنجاب کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خان صاحب نے آج ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ جنگ کے بعد اب تک برطانی لیڈروں کے کئی بیانات ہندوستان کے متعلق شائع ہوئے ہیں۔ جن میں سے ایک مسٹر چرچل کا تازہ بیان ہے۔ جس کے متعلق میری رائے ہے۔ کہ کاش مسٹر چرچل یہ بیان نہ دیتے۔ ہندوستان میں ہر طبقہ کی طرف سے اس کی مذمت کی گئی ہے۔ کوشش کے باوجود میں نہیں سمجھ سکا۔ کہ مسٹر چرچل کے اس بیان کی ضرورت کیا تھی۔ اس بیان سے ملک میں مایوسی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور اس نے برطانیہ کے دوستوں کو مشکل میں ڈال دیا ہے۔ میرے خیال میں حکومت برطانیہ کو واضح طور پر یہ اعلان کر دینا چاہیئے۔ کہ ہندوستان کو جنگ کے بعد درجہ نوآبادیات دیا جائیگا۔ اور جنگ کے بعد ایک سیلیکٹ کمیٹی بنائی جائے گی جو درجہ نوآبادیات کا ایک متفقہ آئین تیار کرے گی۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ بی۔بی۔سی۔ کا بیان ہے۔ کہ امریکہ چالیس لاکھ فوج تیار کر رہا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے ۱۹ اور ۲۱ سال کی عمر کے نوجوانوں کو فوجی خدمات کے لئے بلا لیا گیا ہے۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ جرمنی کا جو تجارتی وفد انقرہ گیا تھا۔ ٹرکش گورنمنٹ نے بات چیت کے بعد اسے کردم مہیّا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جرمن نمائندے برلین سے مزید ہدایات کا انتظار کر رہے ہیں۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ایڈن نے کہا۔ کہ برطانیہ نے فن لینڈ کو جو انتباہ دیا تھا۔ اس کا تا حال کوئی جواب نہیں آیا۔ اب برطانیہ کو اختیار ہے۔ کہ اس کے خلاف مناسب کارروائی کرے۔

کراچی یکم اکتوبر۔ حکومت ہند نے صوبہ سندھ کی حج کمیٹی کو یقین دلایا ہے کہ گذشتہ سال حجاج کے لئے جو مراعات مہیّا کی گئی تھیں۔ وہ اس سال بھی حاصل ہونگی۔

شملہ یکم اکتوبر۔ حکومت کے مجوزہ بلیک آؤٹ کے خلاف مسلمانوں نے جو احتجاج کیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو سحری اور تراویح کے وقت مدھم روشنی کی اجازت ہوگی۔ ۷ر اکتوبر کو سکھوں کے گورو رامداس کا یوم پیدائش ہے۔ اس کے لئے ان کو بھی رعایت حاصل ہوگی۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ برطانیہ کے چانسلر ایکسچیکر نے دارالعوام میں بتایا کہ اسوقت برطانیہ ایک کروڑ تئیس لاکھ پونڈ روزانہ جنگ پر خرچ کر رہا ہے جنگ کے اخراجات کے لئے دو ارب پونڈ قرضہ کی منظوری ہو چکی ہے۔

کوئٹہ یکم اکتوبر۔ کل رات ایک بجکر دس منٹ پر پھر یہاں زلزلہ آیا۔ جو کافی سخت تھا۔ اس کے بعد رات رات چار جھٹکے اور آئے۔ چند عمارتیں جو ۱۹۳۵ء کے زلزلہ میں بچ رہی تھیں۔ گر گئیں۔ جھٹکوں سے شیشے کے برتن دوائیوں کی شیشیاں وغیرہ گرنے سے قریباً پچاس ہزار کا نقصان ہوا ہے بہت سے لوگ شہر چھوڑ گئے ہیں۔

انقرہ یکم اکتوبر۔ معتبر ذریعہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ہٹلر نے بلغاریہ کے شاہ بورس کو آخری مطالبہ پیش کر دیا ہے۔ کہ بلغارین فوج فوراً روسی محاذ پر بھیجی جائے۔ شاہ موصوف اب اس مطالبہ کو پورا کرنے سے بچنے کی راہ تلاش کر رہے ہیں۔

میڈرڈ یکم اکتوبر۔ پہلی مرتبہ جرمن عوام کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ روس کی جنگ سردیوں میں بھی لڑی جائیگی۔ اور ساتھ اطمینان دلایا گیا ہے۔ کہ ان کا حال نپولین اور اس کے ساتھیوں کا سا نہیں ہو سکتا۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ جنگ فرانس کے متعلق لارڈ گارٹ کے تاثرات اس ماہ شائع کر دیئے جائیں گے۔ ایک اور کتاب میں اس جنگ سے پہلے کے حالات درج ہونگے یہ بھی ساتھ شائع ہو رہی ہے۔

واردھا یکم اکتوبر۔ گاندھی جی کے سکرٹری مسٹر پیارے لال نے تیسری بار ستیہ آگرہ کیا۔ انہیں گرفتار کر کے جیل میں داخل کر دیا گیا۔ مقدمہ کی سماعت ۳ر اکتوبر کو ہوگی۔

طہران یکم اکتوبر۔ ایران کی نئی حکومت نے بہت سی اصلاحات کا نفاذ کر دیا ہے۔ ایران کا کمانڈر انچیف اور دیگر کئی اعلیٰ افسر موقوف کر دیئے گئے ہیں۔ قانون بنا دیا گیا ہے۔ کہ آئندہ پولیس افسران کے خلاف مقدمات کی سماعت سول عدالتوں میں ہو سکیگی۔ اور پولیس بادشاہ کے بجائے انگریز کنٹرول کے ماتحت ہوگی۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ رائٹر کی اطلاع ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ کے وزیر اعظم کو سزائے موت دے دی گئی ہے۔ اس پر نازیوں کے خلاف بغاوت میں حصہ لینے کا الزام تھا۔ پراگ ریڈیو سے اعلان ہوا ہے۔ کہ نازیوں نے بوہیمیا اور موراویا کے تین اور صوبوں میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا ہے۔

شملہ ۲ر اکتوبر۔ ڈیفنس کونسل کا اجلاس کل شروع ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں تحریک پیش کی جائیگی۔ کہ برطانیہ ہندوستان کے لئے درجہ نوآبادیات کا اعلان غیر مبہم الفاظ میں کرے۔

نیویارک ۲ر اکتوبر۔ امریکن وزیر بحر نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ میرا مشورہ ہے۔ کہ برطانیہ اور امریکہ کی فوجیں کم سے کم ایک سال کے لئے ملا دی جائیں۔ مگر ان کے اتحاد کی بناء امن ہو جنگ نہیں۔ دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے ایسی فوج کی ضرورت ہے۔ جس کا مقصد جنگ کے بجائے امن ہو۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے دارالعوام میں مسٹر ایڈن نے کہا۔ کہ برطانی حکومت ایرانی حکومت کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ سوائے اس کے کہ اتحادی مفاد کیلئے یہ مداخلت لازمی ہو۔ برطانی حکومت اپنے رسل و رسائل کے سلسلہ کو قائم رکھنے کے لئے ایران سے سہولتوں کی خواہاں ہے۔ اس کے خزانہ پر کوئی بوجھ نہ ڈالا جائے گا۔

لنڈن ۳۰ر ستمبر۔ مسٹر چرچل کی کل والی تقریر کا کچھ حصہ درج ہو چکا ہے۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ ہم مصیبت کے گڑھے سے ایک کافی چوڑی سطح مرتفع پر چڑھ آئے ہیں۔ اور اب آگے کا خطرہ دیکھ سکتے ہیں۔ اب روس میں دنیا کی خوفناک ترین جنگ شروع ہوگی۔ جس کے لئے ہمیں بڑی سے بڑی قربانیاں کرنی چاہئیں۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ ہٹلر دادئ نیل۔ شمال مغربی افریقہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی